وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

الحمد لله عنوان الرساله

هداية النجدين الى حكم

المعانقه فی المصافحه

بعد العيدين

اللتی هی

من تالیفات اللطیفة لمولانا المحدث ابی الطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی دام فیضه

بالاهتمام التام **ولی الله خان**

در مطبع احسن المطابع محله گوبند عظیم آباد چھپا

ملنے کا پتہ محمد ابراہیم جوتہ فروش پٹنہ گذری بازار - قیمت

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ وازواجہ اجمعین

سوال

کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اوس مصافحہ ومعانقہ کے بارہ مین جو خاص کر کے عیدین مین بعد نماز کے ہوتا ہے۔ اور مصافحہ اور معانقہ کا ایک ہی حکم ہے یا کوئی فرق ہے اور ان دونون کا کونسا وقت اور موقع ہے جواب اس کا حدیث اور فقہ سے دیا جاوے

جواب ان الحکم الا للہ العظیم جاننا چاہیے کہ مصافحہ کرنا وقت ملاقات کے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پس جب اور جس وقت دو مسلمان ملاقی ہون دونون بعد سلام کے مصافحہ کرین سنن الترمذی مین ہے عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما

AsliAhleSunnet.com

قبل ان یتفرقا۔ قال الترمذی حدیث حسن وعن حذیفۃ بن الیمان عن
النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیہ واخذ
بیدہ تناثرت خطایاھما کما تتناثر ورق الشجر رواہ الطبرانی فی الاوسط و
سندہ حسن وعن سلمان الفارسی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم
اذا لقی اخاہ فاخذ بیدہ تحاتت عنہما ذنوبہما کما یتحات الورق عن الشجرۃ
الیابسۃ رواہ الطبرانی باسناد حسن قالہ المنذری اور سلام ومصافحہ وقت
رخصت کے بھی بعض روایات میں آیا ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا اراد ان
یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ رواہ ابوداؤد والترمذی
وحسنہ والنسائی۔ ولفظ ابن حبان فی صحیحہ اذا جاء احدکم الی المجلس
فلیسلم فان بدالہ ان یجلس فلیجلس وان قام فلیسلم فلیست الاولی

AsliAhleSunnet.com

باحق من الآخرة ۔ وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من تمام التحیۃ الاخذ بالید رواہ الترمذی اور معانقہ کرنا حضر میں ثابت نہیں
بلکہ منع ہے ہاں جو سفر سے آوے اوس سے معانقہ کرنا مستحب ہے اور احادیث صحیحہ سے
ثابت ہے عن انس قال قال رجل یارسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ
اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ و
یصافحہ قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجہ قال الترمذی ھذا حدیث
حسن ۔ وعن عایشۃ قالت قدم زید بن حارثہ المدینۃ ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رائیتہ لا قبلہ ولا بعدہ
عریانا فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی ۔ وعن انس قال کان اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلاقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر تعانقوا

AsliAhleSunnet.com

رواہ الطبرانی قال المنذری فی الترغیب ورواتہ کلہم محتج بہم فی
الصحیح۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم اور کتاب الاذکار مین لکھا ہے والمعانقہ
وتقبیل الوجہ لغیر القادم من سفر ونحوہ مکروہان نص علی کراہتہما
ابو محمد البغوی انتہی۔ وھکذا قال الطیبی فی الشرح المصابیح وعلی القاری
فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ اور شیخ عبدالحق دہلوی شرح فارسی مشکوٰۃ مین لکھتے ہین
مختار مذہب ہمین است کہ معانقہ وتقبیل در قدوم از سفر جائز است بے کراہت انتہی
اور فتاوی قاضی خان مین ہے یکرہ المعانقہ انتہی اور مدخل شیخ ابن الحاج
مالکی مین ہے واما المعانقہ فقد کرھہا مالک انتہی پس علماء حنفیہ وشافعیہ
ومالکیہ کے نزدیک معانقہ کرنا ایسے شخص سے جائز ہے جو کہ سفر سے آتا ہو۔ اور سوائے اسکے
مکروہ ہے باقی رہا مصافحہ ومعانقہ بعد نماز عیدین کے پس اس کا جواب یہ ہے کہ
معانقہ ومصافحہ کرنا بعد نماز عیدین کے ناجائز و بدعت ہے اور یہ بدعت اگرچہ بدعت

AsliAhleSunnet.com

قدیمہ میں جاری ہے مگر زمانہ قرون ثلاثہ میں اس کا وجود نہیں تھا بعد قرون ثلاثہ
کے یہ بدعت حادث ہوئی ہے اور لوگوں کی یہ حالت ہے کہ مصلّی یا مسجد میں عیدین
کی دن نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں اور سارے لوگ ایک جا موجود رہتے ہیں اور ایک
کو دوسرے سے ملاقات ہوتی ہے مگر وقت ملاقات کے سلام اور مصافحہ کچھ بھی نہیں
کرتے گویا وقت ملاقات کے یہ مسنون ہی نہیں ہے پھر جہاں نماز سے فرصت ہوئی
ہر شخص نے مصافحہ یا معانقہ کرنا شروع کیا گویا وقت مسنون اب آیا۔ اور اس مصافحہ
و معانقہ کو لوگ سنت صلوٰۃ عیدین کی سمجھتے ہیں۔ پس یہ مصافحہ و معانقہ جو اس
خصوصیت کے ساتھ بعد نماز عیدین کے ہوتا ہے بلاشک بدعت و محدث فی الدین
ہے اور معانقہ کا حال تو اوپر معلوم ہوا کہ وقت قدوم مسافر کے مسنون ہے اور
سوائے اس کے مکروہ ہے۔ پس معانقہ بعد صلوٰۃ العیدین یہ بھی مکروہ ہوگا اور
اس تخصیص کے ساتھ علاوہ کراہت کے بدعت بھی ہوگا شیخ احمد بن علی حنفی رومی نے

AsliAhleSunnet.com

مجالس الابرار ومسالک الاخیار میں لکھا ہے المجلس الخمسون فی بیان المصافحة
وفوائدها وبدعیتها فی غیر محلها قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا فیثبت
بهذا مشروعیة المصافحة عند لقاء المسلم لاخیه فینبغی ان توضع حیث وضعها
الشرع - اما فی غیر حال الملاقاة - مثل کونها عقیب صلوة الجمعة والعیدین
کما هو العادة فی زماننا فالحدیث ساکت عنه فیبقی بلا دلیل وقد تقرر
فی موضعه ان ما لا دلیل علیه فهو مردود ولا یجوز التقلید فیه بل یرده ما
روی عن عائشة انه علیه السلام قال من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو
رد ای مردود فان الاقتداء لا یکون الا بالنبی علیه السلام اذ قال الله تعالی
وما آتکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا - وقال فی آیة اخری
فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم

AsliAhleSunnet.com

على ان الفقهاء من الحنفية والشافعية والمالكية صرحوا بكراهتها وكو
بدعة قال فى الملتقط يكره المصافحة بعد الصلوة بكل حال لان الصحابة
ما صافحوا بعد الصلوة ولانها من سنن الروافض وقال ابن حجر من الشا
ما يفعله الناس من المصافحة عقيب الصلوة الخمس بدعة مكروهة لا
لها فى الشريعة المحمدية ينبه فاعلها اولا بانها بدعة مكروهة ويعزر ثانيا ان
فعلها وقال ابن الحاج من المالكية فى المدخل ينبغى ان يمنع الامام ما احدثوه
من المصافحة بعد صلوة الصبح وبعد صلوة الجمعة وبعد صلوة العصر بل
زاد بعضهم فعل ذلك بعد الصلوات الخمس وذلك كله من البدع وموضع
المصافحة فى الشرع انما هو عند لقاء المسلم لاخيه لا فى ادبار الصلوات فحيث
وضعها الشرع يضعها وينهى عنها ويزجر فاعلها لما اتى من خلاف السنة
وهذا التصريح منهم يشعر بالاجماع فلا يجوز المخالفة بل يلزم الاتباع لقوله تعا

AsliAhleSunnet.com

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين
نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا ولو لم يصرح الفقهاء بكراهتها
بل كانت مباحة فى نفسها لحكمنا فى هذا الزمان بكراهتها - اذ واظب عليها
الناس واعتقدوها سنة لازمة بحيث لا يجيزون تركها حتى وصل الينا
عن بعض من اشتهر بالعلم انه قال هى من شعائر الاسلام فكيف نتركها
من كان من اهل الايمان - فانظروا يا اهل الانصاف اذا كان اعتقاد الخواص
هكذا فاعتقاد العوام ماذا يكون وكل مباح ادى الى هذا فهو مكروه
انتهى ترجمہ یعنی اور بدون وقت ملاقات کے جیسے بعد نماز جمعہ اور عیدین کے
جو اس زمانہ مین عادت جاری ہے سو حدیث سے ثابت نہین ہے ۔ پس یہ بلا دلیل
ہے اور اپنی جگہ مین یہ ثابت ہے کہ جس امر کی کچھ دلیل نہین ہوتی تو وہ مردود ہوتا ہی
اوس مین پیروی جائز نہین ۔ بلکہ یہ عائشہ رض کی روایت سے ہی رد ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام

AsliAhleSunnet.com

نے فرمایا جس نے کچھ نئی بات نکالی ہمارے اس دین مین جو دین سے نہین ہے سو وہ
سب رد ہے یعنی مردود ہے کیونکہ پیروی سوائے نبی علیہ السلام کے کسی کی نہین۔
اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو دے تمکو رسول لے لو۔ اور جس سے منع کرے اوسکو
چھوڑ دو۔ اور ایک آیت مین فرمایا سو ڈرتے رہین جو لوگ خلاف کرتے ہین اوس کے
حکم کا کہ پڑے اون پر کچھ خرابی یا پہونچے اون کو عذاب درد دینے والا۔ علاوہ یہ ہے
کہ فقہا حنفی اور شافعی اور مالکی مذہبون نے اس مصافحہ کو صاف مکروہ کہا ہے اور
بدعت بتایا ہے ملتقط مین ہے مصافحہ بہر حال بعد نماز کے مکروہ ہے اسواسطے کہ صحابہ
نے بعد نماز کے مصافحہ نہین کیا اور اس لئے کہ یہ طریقہ رافضیون کا ہے اور ابن حجر مکی
شافعی نے کہا یہ جو لوگ پنجگانہ نمازون کی بعد مصافحہ کیا کرتے ہین بدعت مکروہہ ہے
شریعت محمدی مین اس کی کچھ اصل نہین مصافحہ کرنے والے کو پہلے جتلانا چاہیے
کہ یہ بدعت مکروہہ ہے اور اگر ترک نہ کرین تو پھر تعزیر دینی چاہیے۔ اور ابن الحاج مالکی نے

AsliAhleSunnet.com

مدخل مین لکھا ہے امام کو لازم ہے کہ مصافحہ سے جو بعد نماز صبح کے اور بعد نماز جمعہ کے
اور بعد نماز عصر کے نیا نکالکر شروع کیا ہے منع کردے۔ بلکہ بڑہا کر پنجگانہ نماز کے بعد
کرنے لگے ہین یہ تمام بدعت ہے اور شرع مین مقام مصافحہ کا صرف وقت ملاقات
مسلم کا ہے بھائی مسلمان سے نمازون کے بعد نہین ہے پھر جس جگہ شرع نے مقرر کیا
ہے اوسی جگہ قائم رکھنا چاہیئے اور مصافحہ سے منع کرنا چاہیئے اور مصافحہ کرنیوالیکو زجر
کرنا چاہیئے جبکہ خلاف سنت کرنے لگے اور اون کی اوس تصریح سے اجماع معلوم ہوتا
ہے سو مخالفت جائز نہین ہے بلکہ اتباع لازم ہے واسطے قول اللہ تعالیٰ کے اور
جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اوسپر راہ کی بات اور چلے خلاف سب
مسلمانون کی راہ سے سو ہم اوس کو حوالہ کرین جو اسنے پکڑے اور ڈالیین اوس کو دوزخ
مین اور بہت بری جگہ پہونچا۔ آور اگر فقہا اس مصافحہ کو صاف مکروہ نہ کہتے بلکہ فی
نفسہ مباح ہوتا تو بھی ہم اس زمانہ مین کراہت کا حکم کرتے اس لئے کہ لوگ اوسپر

AsliAhleSunnet.com

جم گئے ہین اور اسے سنت لازمہ جانتے ہین کہ اس کا ترک کرنا جائز نہین رکھتے یہان تک
کہ ہم کو یہ خبر پہونچی ہے ایک شخص سے جو صاحب علم مشہور ہے کہ کہتا ہے یہ مصافحہ
اسلام کی نشانیون مین سے ہے جو ایمان والا ہے اوسکو کیونکر چھوڑ سکتا ہے۔ اب
اے انصاف والو دیکھو تو جب خواص کا یہ اعتقاد ہو تو عوام کا کیا ہوگا اور جو امر مباح
اس نوبت کو پہونچ جائے پھر وہ بھی مکروہ ہے اور کہا حافظ ابن القیم نے اغاثۃ اللہفان
مین۔ ان العمل اذا جری علی خلاف السنۃ فلا اعتبار بہ ولا التفات
الیہ وقد جری العمل علی خلاف السنۃ منذ زمن طویل فاذن لابد
ان تکون شدید التوقی من محدثات الامور وان اتفق علیہ الجمہور
ولا یغرنک اطباقھم ما احدث بعد الصحابۃ بل ینبغی لک ان تکون
حریصا علی التفتیش عن احوالھم واعمالھم فان اعلم الناس واقربھم
الی اللہ تعالیٰ اثبتھم واعرفھم بطریقھم اذ منھم اخذ الدین وھم

AsliAhleSunnet.com

فی نقل الشریعة عن صاحب الشرع۔ ینبغی لک ان لا تبالی بمخالفتک

لاھل عصرک فی موافقتک لاھل عصر النبی علیه الصلوٰة والسلام۔ یعنی عمل جب

خلاف سنت ہونے لگتا ہے تو اوس کا کچھ اعتبار نہین اور نہ اوس کی طرف کچھ التفات

ہے اور بے شک عمل برخلاف سنت مدت دراز سے جاری ہو رہا ہے سو اب تجکو

ضرور ہے کہ محدثات یعنی نئی نئی باتون سے بہت ہی ڈرتا ہے اگرچہ اوس پر جمہور متفق

ہو گئے ہون سو تجکو اون کا اتفاق نئے امور پر جو بعد صحابہ کے ہو گئے ہین فریب

نہ دیوے بلکہ تجکو یہ لائق ہے کہ بحرص تمام اون کے احوال واعمال کو ڈھونڈتا رہے

کیونکہ تمام لوگون مین بڑا عالم اور بڑا مقرب خدا تعالیٰ کا وہ ہے جو صحابہ سے بہت

مشابہ اور اون کے طریقہ سے خوب واقف ہے کیونکہ دین اون ہی سے حاصل

ہوئی ہے اور نقل شریعت مین وہ ہی اصل ہین سو تجکو لائق ہے کہ اس کی کچھ پروا

نہ کرے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موافقت کرنے مین اپنے زمانہ کے لوگون سے

AsliAhleSunnet.com

مخالفت ہوگی۔ اور رد المحتار حاشیہ درمختار میں ہے و نقل فی تبیین المحارم عن الملتقط انہ تکرہ المصافحۃ بعد اداء الصلوۃ بکل حال لان الصحابۃ رض ماصافحوا بعد اداء الصلوۃ و لانہا من سنن الروافض انتھیٰ۔ اور شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے۔ آنکہ بعضے مردم مصافحہ میکنند بعد از نماز یا بعد از نماز جمعہ چیزے نیست و بدعت است از جہت تخصیص وقت انتہیٰ اور کتاب مدخل شیخ ابن الحاج مالکی کی جلد دوم فصل فی المصافحۃ خلف الصلوۃ میں اس کی پوری بحث ہے اور عبارت اوس کی اوپر گذری۔ اور بھی مدخل جلد دوم فصل فی سلام العیدین میں ہے واما المعانقہ فقد کرھہا مالک و اجازھا ابن عیینۃ اعنی عند اللقاء من غیبۃ کانت۔ واما فی العیدین لمن ھو حاضر معک فلا۔ واما المصافحۃ فانہا وضعت فی الشرع عند لقاء المؤمن لاخیہ۔ واما فی العیدین علی ما اعتادہ بعضھم

AsliAhleSunnet.com

عند الفراغ من الصلوٰۃ یتصافحون فلا اعرفہ انتہیٰ یعنی معانقہ
ومصافحہ بعد صلوٰۃ عیدین کے اس کی اصلیت ہم شرع سے نہین پہچانتے ہین
پھر علامہ ابن الحاج نے بعض علماء فاس ملک مغرب کا حال لکھا کہ انہم کانوا
اذا فرغوا من صلوٰۃ العید صافح بعضہم بعضا۔ اوس کے بعد
علامہ ابن الحاج نے اون لوگون کی اس فعل کو رد کیا اور فرمایا فان کان
یساعدہ النقل عن السلف فیاحبذا وان لم ینقل عنہم فترکہ
اولی۔ یعنی اون علماء فاس کے اس عمل کا ثبوت سلف صالحین صحابہ وتابعین
سے ہو تو بہت بڑی عمدہ بات ہے اور اگر ثابت نہ ہو تو اوس کو چھوڑ ہی دینا
بہتر ہے۔ اور اوپر معلوم ہوا کہ اس فعل کا ثبوت نہین ہے پس یہ فعل بدعت
ہے اور عمل علماء فاس حجت نہین ہے اور اوپر حافظ ابن القیم کی عبارت سے
معلوم ہوا کہ جب عمل خلاف سنت ہونے لگتا ہے تو اوس کا کچھ اعتبار نہین ہے

AsliAhleSunnet.com

پس حاصل کلام یہ ہوا کہ مصافحہ و معانقہ بعد صلوۃ العیدین کے بدعت ہے
واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ العبد الضعیف الفقیر الی اللہ تعالیٰ ابو الطیب محمد
شمس الحق العظیم ابادی عفا اللہ عنہ وتجاوز عن سیئاتہ۔ وآخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر
خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وقد سمیت
ھذہ الرسالۃ بھدایۃ النجدین الی حکم
المعانقہ والمصافحۃ بعد العیدین

فقط

✣ ✣ ✣ ✣